ہندی ترانہ، بندے ماترم کا ناقدانہ جائزہ

اِرم سلامت*

Vande Mataram is a Bengali rhyme written by Bankim Chandra Chatterjee in 1870s, which he included in his 1881 novel Anandamath. The poem was composed into song by Rabindrnath Tagore. The first two verses of the song were adopted as the National Song of India in October 1937 by the Congress Working Committee prior to the end of colonial rule in August 1947. The title 'Vande Mataram' means "I praise thee, Mother". The "mother goddess" in later verses of the song has been interpreted as the motherland of the people - Banga Mata (Mother Bengal) and Bharat Mata (Mother India), though the text does not state this clearly. It played a vital role in the Indian Independence Movement, first sung in a political context by Rabindrnath Tagore at the 1896 session of the Indian National Congress. It became a popular marching song for political activism and Indian freedom movement in 1905. The article gives detailed information about its history, meaningfulness and impact on Hindu Muslim confrontation.

بندے ماترم، لغوی معنی

"بندے ماترم"، وندے ماترم یہ دونوں طرح سے لکھا اور بولا جاتا ہے۔ بندے ماترم کا مطلب "ماں کی تعریف" یا ماں کی بندگی ہے۔

وندے ماترم یہ سنسکرت کے لفظ وندانا سے نکلا ہے جس کا مطلب "کسی کی عبادت کرنا یا تعریف کرنا" ہے۔

فارسی میں وندے کے مترادفات میں "بندگی اور غلامی" مراد لیا جاتا ہے۔ بندگی سے مراد عبادت ہے۔

*سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تعارف

بنکم چندر چیٹر جی نے بنگالی زبان میں ایک ناول لکھا۔ سال تصنیف ۱۸۸۲ء تھا۔ اس میں شامل ایک گیت کا عنوان ''بندے ماترم'' تھا۔ وہ گیت ہندوؤں میں بڑا مقبول ہوا۔[1]

بنکم چندر چیٹر جی کلکتہ یونیورسٹی کے ابتدائی گریجویٹس میں سے ایک تھا۔ بی اے کرنے کے بعد اس نے برطانوی حکومت میں ایک سول ملازم کے طور پر نوکری کی۔ بعد ازاں وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنا۔ چیٹر جی کو انڈین اور بنگالی تاریخ کے ہونے والے واقعات میں بہت دلچسپی تھی۔ اسی سیاسی وقومی شعور کے تحت اس نے ایک ناول لکھا۔ جو اگر چہ ان کی دھرتی ماتا کے تقدس پر مبنی بھجن تھا۔ لیکن حقیقی طور پر وہ ایک اینٹی مسلم پیغام تھا۔ جو اس گیت کے ذریعے برصغیر کے تمام لوگوں کو دیا گیا۔ یہ گیت ۱۸۸۲ء میں بنکم چندر چیٹر جی نے ''آنند مٹھ'' ناول میں لکھا۔ لیکن اسے زیادہ شہرت ۱۸۹۶ء میں ''رابندر ناتھ ٹیگور'' کے اسے نظم کی شکل دینے کے بعد حاصل ہوئی۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے ۱۸۹۶ء کلکتہ میں ہونے والے کانگریس کے ایک جلسے میں اسے گایا۔[2]

1905ء کا سال بندے ماترم کے لئے بہت سے طریقوں سے یادگار تھا۔ کیونکہ اس سال یہ گیت بنگال کی سرحدوں کو پار کر کے جنگل میں آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔ بنگال کی آبادی ۸ کروڑ پچاس لاکھ تھی۔ لارڈ کرزن نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ہندو اس تقسیم سے بھڑک اٹھے۔ ظاہری طور پر تو انتظامی اعتبار سے یہ تقسیم کی گئی تھی۔ لیکن اس کا اصل مقصد مسلمانوں اور ہندوؤں کو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف مزید بھڑکانا تھا۔ ہندوؤں نے اس تقسیم کے خلاف طوفانی اجتماع کئے۔ اور ان میں زور وشور سے بندے کے نعرے لگائے۔

ناول ''آنند مٹھ'' کا مختصر تعارف

آنند مٹھ ایک مندر کا نام تھا۔ یہ ناول ۱۸۸۲ء کی تصنیف ہے۔ بنکم چندر چیٹر جی نے یہ ناول لکھا۔ یہ ناول بنگالی زبان میں لکھا گیا۔ بعد ازاں اس کا ہندی میں ترجمہ ہوا۔ اس ناول کی کہانی کا پس منظر ۱۶۸ سال قبل کے سیاسی احوال ہیں۔

اس بنگالی ناول کا ہیرو کالی دیوی، لکشمی دیوی، درگا دیوی وغیرہ کے چیلوں میں سے ایک ہے۔ اس کہانی کا وقوعہ ۱۷۶۴ء سے تعلق رکھتا ہے۔ جب ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ البتہ سات سال پہلے میر جعفر کی غداری کے باعث بنگال ہندوؤں کے قبضے میں جا چکا تھا۔ یہ ناول ۱۸۸۲ء میں لکھا گیا۔ کانگرس کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بنیاد ۱۸۸۵ء میں رکھی گئی۔

کہانی کا ہیرو بھاؤ آنند ہے اور وہ مسلمانوں کے خلاف مسلح بغاوت کی تیاری کر رہا ہے۔ کسی ایسی ہی مہم کے دوران بھاؤ آنند کی مہندر سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ مہندر کی اس سے شناسائی تھی۔ اس لئے کچھ ہی عرصہ قبل بھاؤ آنند نے مہندر کی بیوی اور بیٹی کو ڈاکوؤں سے رہائی دلوائی تھی۔

بھاؤ آنند مہندر کو بندے ماترم گا کر سناتا۔ مہندر کو مفہوم سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ وہ دوبارہ سناتا ہے اور ساتھ ساتھ مفہوم بھی سمجھاتا ہے۔ یہ کہ ماتا (وطن) کی آزادی کیوں ضروری ہے اور بغاوت کیوں لابد ہے۔ مہندر بزدل شخص ہے وہ بھاؤ آنند سے بھی کہتا ہے کہ یہ منصوبہ ناممکن العمل ہے۔ لہذا اسے ترک کر دے۔ اس پر بھاؤ آنند پر جوش تقریر داغ دیتا ہے کہ ''ہمارا دھرم جا چکا، ذات جا چکی، عزت جا چکی اور اب خود زندگی بھی غیر محفوظ ہے۔ جب تک ان مستی خورے مسلوں کو وطن سے نکال باہر نہ کیا جائے گا، ہندو اپنے ہندو مت کا تحفظ نہیں کر سکیں گے۔''

مہندر پوچھتا ہے ''تم مسلوں کو کیسے باہر نکالو گے'' اس پر بھاؤ آنند ''بندے ماترم'' کے چند مصرعے گاتا ہے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

''جب سات کروڑ گلے دھاڑیں گے اور سات کروڑ سے دگنے ہاتھ تیز دھار کی تلواریں لہرائیں گے تو کیا تمہارے خیال میں ''ماتا'' (وطن) پھر بھی کمزور ہوگی۔''

مہندر پھر بھی مسلمانوں کی بہادری سے ڈراتا ہے مگر بھاؤ آنند کہتا ہے کہ ''مسلمان بزدل ہے'' ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ بہادر انگریز ہے کہ خواہ جان ہی پر بن جائے مگر میدان نہیں چھوڑتا۔ مسلمان کا حال یہ ہی ہے کہ ادھر پسینہ آیا اور ادھر وہ بھاگ اٹھا۔ اگر کہیں قرب وجوار میں توپ کا گولہ گرے تو مسلمان کا پورا کنبہ، قبیلہ خوف سے ہوا ہو جاتا ہے۔''

ایک جانب ہندو مسلمانوں سے شدید نفرت کا بیج بو رہے تھے تو دوسری جانب انگریز کی خوشامد کی جا رہی ہے۔ بہر حال بھاؤ آنند کی اس تقریری کے باوجود مہندر مسلمانوں کے خلاف آمادہ جنگ ہونے کا حلف نہیں اٹھاتا۔ اگلی صبح بھاؤ آنند مہندر کو ''آنند مٹھ'' کے مندر لے جاتا ہے۔ مندر کا تحویل دار ایک برہمچاری ہے۔ وہ مہندر کو مندر کے اندر وہاں لے جاتا ہے جہاں نیم تاریکی ہے۔ رفتہ رفتہ جب مہندر کو ٹھیک سجھائی دینے لگتا ہے تو اسے وشنو کا چار بازوؤں والا بڑا سا بت دکھائی دیتا ہے۔ بت کنول کے پھول، پنکھ، حلقے اور عصا سے مزین ہوتا ہے۔ تن سے جدا خون آلود سر وشنو کے سامنے لڑھک رہے ہیں۔ وشنو کے بائیں ہاتھ میں لکشمی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کا بت ہے۔ دائیں ہاتھ سرسوتی، وشنو کی گود میں ایک خوبصورت مورتی ہے۔

برہمچاری مہندر سے پوچھتا ہے۔ ''وشنو کی آغوش میں جو مورتی ہے تمہیں دکھائی دیتی ہے۔ مہندر جواباً پوچھتا ہے۔ ''ہاں مگر یہ کس کی مورتی ہے''۔ برہمچاری جواب دیتا ہے ''یہ ماتا ہے'' اور ساتھ ہی یہ نعرہ لگاتا ہے۔ ''بندے ماترم'' گویا یہ مورتی مادر وطن کی مورتی ہے۔ جو وطن کو ایک بت کی صورت میں پیش کر رہی تھی۔ ارد گرد اور بھی کئی بت تھے۔ ماتا کے حضور بندے ماترم ہی گا کر نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا تھا۔

اب برہمچاری مہندر کو مندر کے ایک اور کمرے میں لے جاتا ہے۔ وہاں جگت دھری دیوی کی فرمانروائی ہے۔ دیوی کے گرد بڑی شان وشوکت کا ہالہ ہے۔ یہاں برہمچاری وضاحت کرتا ہے کہ ماتا پہلے اس طرح تھی۔ یعنی شان شوکت والی۔ مہندر جھک کر آداب کرتا ہے۔ وہاں سے مہندر کو ایک تاریک سرنگ میں لے جاتا ہے۔ پھر وہاں سے ایک بھورے میں جہاں کالی دیوی کا بت نظر آتا ہے۔ رنگ سیاہ، برہنہ بے لباس، برہمچاری نے کہا اب ماتا کا یہ حال ہو گیا ہے۔ مہندر پوچھتا ہے ''لیکن اس دیوی کے ہاتھ میں ہتھیار کیوں ہیں''؟ برہمچاری کہتا ہے ''ہم نے کہ جو اس کے بچے ہیں اسے مسلح کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ مہندر سے کہتا ہے کہو ''بندے ماترم''۔

وہاں سے ایک اور کمرے میں لے جاتا ہے۔ جہاں دس ہاتھوں والی درگاہ دیوی کا تسلط ہے۔ اب برہمچاری کہتا ہے۔ ماتا ایک روز ایسی ہو جائے گی۔ جب دشمن (مسلمان) اس کے پاؤں تلے روندا جا چکا ہو گا۔ اس جگہ برہمچاری ایک جذبہ بے اختیار سے ایسے منتر اور اشلوک الاپتا ہے۔ جن کا لفظی ترجمہ یہ ہے ''تم ہو درگا، دس ہاتھوں والی دیوی۔ تم ہو لکشمی کنول لہرانے والی اور تم ہو سرسوتی، وہ جو علم عطا کرتی ہے۔ میں کورنش بجالاتا ہوں۔''

اب مہندر کے اندر انقلاب بپا ہو جاتا ہے اس کے نظریات بدل جاتے ہیں اور وہ کہتا ہے اب میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں (کہ مسلوں کے خلاف بغاوت کروں گا) گویا وطن ''ماتا'' دو تین دیویوں کے مماثل ہیں اور اسی اعتبار سے اس کے حضور اظہار عقیدت کیا جاتا ہے۔

ناول کے حصہ دوم کے پانچویں باب میں مسلمانوں کے خلاف مسلح بغاوت کرنے کی خاطر رنگروٹ بھرتی کرنے کا منظر دکھایا گیا ہے۔ ہر رنگروٹ حلف اٹھاتا ہے کہ جب تک ''ماتا'' آزاد نہیں ہو جاتی نہ میں اہل خانہ سے کوئی رابطہ رکھوں گا نہ ہی دنیا کی کسی شے سے رابطہ رکھوں گا۔ میں ہتھیار سنبھالے سناتن دھرم کے لئے جنگ کروں گا'' ہر رنگروٹ کو جو یہ حلف اٹھاتا ہے، حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ''بندے ماترم'' الاپے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جب بہت سے رنگروٹ بھرتی ہوجاتے ہیں تو انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر کے جتھوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ مختلف دیہات پر حملہ آور ہوں اور مسلمانوں کو خائف اور ہراساں کریں۔ یہ ''پیاسی'' جس بھی گاؤں جاتے وہاں اگر کوئی ہندو نظر آتا تو اسے کہتے بھائی کیا تم وشنو کی پرستش کروگے؟ وہ کہتے کریں گے اور پھر بیس پچیس ہندوؤں کا جتھہ لے کر مسلمانوں کے گھر پر چڑھ دوڑتے ہیں اور انہیں نذر آتش کر دیتے ہیں۔ مسلمان افراتفری کے عالم میں جان بچانے کی خاطر دوڑتے ہیں۔اس عالم میں وطن کے فرزند مسلمانوں کے مال ومتاع لوٹ لیتے ہیں۔ پھر لوٹ کا مال پجاریوں میں بانٹ دیتے ہیں۔

دیہات کے یہ ہندو لوٹ کا حصہ وصول کر کے خوش ہو جاتے ہیں۔ بعد ازاں ان کو وشنو کے مندروں میں لے جایا جاتا ہے جہاں وہ مورتیوں کے پاؤں چھوتے ہیں اور انہیں جدید عقیدت مندوں کے حلقے میں باضابطہ شامل کرلیا جاتا ہے۔ گویا واضح ہوگیا کہ وشنو کی عقیدت اور ماتا کی خدمت کا یہ مطلب ہے مسلمانوں کے گھر میں حملہ کرنا انہیں لوٹنا اور آگ دکھانا۔

ناول کے دوسرے حصہ کے آٹھویں باب میں یہ بیان ہے کہ بڑا جوش وخروش ہے۔ غل گپاڑے کا محشر بپا ہے۔اس غوغا میں جو الفاظ بلند تر آوامیں کہے جا رہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے ''مار دو مار دو' مسلوں کو مار دو۔'' ''بندے ماترم''۔ نیز یہ کہ اے بھائیو وہ دن بس آنے ہی والا ہے۔ جب ہم مسلمانوں کو بھسم کر دیں گے۔ان کے ٹھکانوں کی جگہ پر مادھو کے مندر کھڑے کریں گے۔ساتھ ساتھ بندے ماترم کی بلند آہنگ للکار سنائی دے رہی ہے۔

تیسرے حصے کے چھٹے باب میں بنکم چندر چیٹر جی لکھتا ہے:

''جنگل اور وادیاں بندے ماترم کی للکار سے گونج رہی ہیں۔اور وشنو کا ہر سپاہی کہہ رہا ہے۔تمہی علم ہو۔تمہی عبادت ہو۔تمہی دونوں بازوؤں کی طاقت ہو اور تمہی میرے اس بدن کی جان ہو''۔ یہ الفاظ گیت بندے ماترم کے تین مصرعوں کا مجموعہ ہے۔

آخری باب میں ایک مرد حکیم وطبیب اور باغیوں کا ایک سرغنہ ستیا آنند آپس میں باتیں کرتا دکھائی دیتا ہے۔ گفتگو کا ماحول اداس ہے۔ستیا آنند کہتا ہے:

مسلمانوں کی قوت پامال کر دی گئی ہے مگر ہندو راج تو قائم نہیں ہوا کلکتہ پر تو انگریزوں کی حکمرانی ہے۔مرد حکیم کہتا ہے ابھی مندر کا تسلط قائم نہیں ہوگا۔ستیانند چلا اٹھتا ہے۔''میرے آقا تو کیا دوبارہ مسلمانوں کا اقتدار قائم ہو جائے گا؟'' مکالمہ اس طرح جاری رہتا ہے۔وہ مرد حکیم اچانک ایک فوق الانسان روپ دھار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

لیتا ہے۔اور پھر دلجوئی کے لہجہ میں باغیوں کے سرغنہ سے کہتا ہے:

اب کوئی دشمن باقی نہیں رہ گیا۔انگریز ہمارے دوست ہیں۔اور جب انگریز جائیں گے تو ہمارا تسلط قائم ہو جائے گا۔کہانی کی رو سے گویا ہندو کو اصل عداوت انگریز سے نہ تھی۔ ہندو کے بغض کا سارا جوش وخروش مسلمانوں ہی کے خلاف عمل میں آ رہا تھا اور وہ انگریز کے بعد مسلمانوں کو نابود کرنے کا خواب دیکھے جا رہا تھا۔۳

ہندوؤں کے نزدیک ترانے کے مقبولیت

بندے ماترم بنیادی طور پر درگاہ دیوی جو کہ ہندوؤں کے ہاں دھرتی ماتا کی علامت ہے، کے حضور گایا جانا والا ایک بھجن ہے۔ جو ہندوؤں کی قومیت پرستی اور مشرکانہ عقائد کی ترجمانی کرتا ہے۔ ہندوؤں کی قومیت پرستی اور عرصہ دراز تک مسلمان حکومت کے ہاتھوں مغلوب رہنے کی وجہ سے ہندو مسلمانوں کے لئے شدید نفرت کے جذبات رکھتے تھے۔بنکم چندر چیٹر جی نے اپنے اس نغمے میں انہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جو نہ صرف اس ایک ہندو کی آواز تھی بلکہ پورے ہندوستان کے ہندوؤں کے دلی جذبات اور مسلمانوں کے خلاف نفرت تھی۔

پروفیسر محمد منور اپنی کتاب ''دیوار برہمن'' میں لکھتے ہیں؛

''اصل بات تو یہ ہے کہ ہندو قوم نے مسلمانوں کو برعظیم میں ہمیشہ دخیل جانا۔کبھی انہیں ہم وطن نہ مانا کیونکہ ہندو ذہن کے نزدیک ''ہندوستان'' ہندو کا تھا اور ہے۔اس لئے جو بھی وہاں تھا وہ ہندو تھا اور اگر وہ اس کے علاوہ کچھ اور کہلاتا تو ہندوؤں کو قبول نہ تھا۔ ہندو دو قوموں کے قائل نہ کبھی تھے نہ کبھی ہوں گے۔دوسری قوم اگر کوئی تھی تو اس کا رفتہ رفتہ مدغم ہونا اور ہضم کر لینا مقصود تھا۔پھر جب ہندو کے نزدیک ہندو کے سوا اور کوئی قوم ہند میں موجود متصور ہی نہ تھی تو اس قوم کے حقوق کیا اور جذبات کیسے اور ان جذبات کے احترام کا کیا مطلب؟۴''

بندے ماترم کا گیت اور یہ نعرہ تقسیم بنگال سے قبل ہندوؤں کے سماجی اور دھارمک اجتماعوں اور کھیل تماشوں سے گایا جاتا تھا۔تقسیم بنگال کے موقع پر یہ سیاسی جلسوں میں بھی گایا جانے لگا۔

کانگریس کے سینکڑوں کارکنوں نے آزادی ہند کی تحریک کے سلسلے میں کئے جانے والے جلسے جلوسوں اور ریلیوں جو درحقیقت تقسیم بنگال کے خلاف نکالی جا رہی تھیں، میں اس گیت کو زور وشور سے گایا اور بندے ماترم کے نعرے لگائے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بندے ماترم کا جادو ہندوستان میں دور دور تک پھیل گیا۔''آروند گوش'' نامی شخص نے ''وندے ماترم'' کے نام سے ایک انگلش رسالہ نکالنا شروع کیا۔۵

اس ترانے کو حمد اور دعا کے طور پر تمام سرکاری سکولوں میں رائج کیا گیا۔مسلمانوں نے احتجاج کیا کہ اس گیت سے اور اس نعرے سے ان کے دینی اور قومی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ برطانوی حکومت نے اس پر پابندی تو لگائی لیکن اس حد تک کہ سرکاری اور بلدیاتی مدارس میں اس کا بطور دعا گایا جانا ممنوع قرار دے دیا۔

مسلمانوں کا احتجاج اور اس کی وجوہات

کانگریس نے ۱۹۳۷ء میں سات صوبوں میں اپنی وزارتیں بنالیں تو ہندو اکثریت والے چھ صوبوں (ساتواں صوبہ سرحد تھا، جہاں کانگریس نے کولیشن وزارت بنائی تھی) بندے ماترم پر سے پابندی ہی نہ ہٹائی، الٹا پالیسی کے طور پر سرکاری اور بلدیاتی مدارس میں اسے رواج دے دیا۔اس پر اقلیتی صوبوں کے مسلمانوں نے شور مچایا۔ پٹنہ کے مسلمان طلبہ نے سکولوں کا بائیکاٹ کر دیا۔انتظامیہ نے بعض طالب علموں کو سکولوں سے نکال دیا۔سی پی اور واردھا میں بھی یہی صورتحال پیش آئی۔مسلمانوں نے باقاعدہ احتجاجی کاروائیاں شروع کر دیں۔

سکولوں میں بچوں سے بندے ماترم گوانہ کران کو شرک کی تعلیم دی جاتی تھی۔یہی وجہ تھی کہ مسلمان اس گیت سے چڑتے تھے اور اس کے خلاف سراپا احتجاج تھے۔قائداعظم نے لکھنؤ کے محولہ بالا اجتماع میں اور پھر اپریل ۱۹۳۸ء کے اجلاس کلکتہ میں اور اس کے بعد اسی سال دسمبر میں بمقام پٹنہ''بندے ماترم'' کے ایک طرح سے قومی گیت بنا دیے جانے پر کانگریس ہائی کمانڈ سے شدید لفظوں میں احتجاج کیا اور فرمایا کہ:

> ''ہندو کانگریس نے بے صبری کے باعث قبل از وقت ہم پر یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ہندوستان فقط ہندوؤں کا ہے اور سوراج سے مراد ہندوراج ہے۔کانگریس کے رویے سے متحدہ قومیت کے ہوائی نعروں کا غبارہ بڑی جلدی پھٹ گیا۔''۶

بندے ماترم کا پس منظر سراسر مسلمان دشمنی کی تلقین کرتا ہے اور مسلمانوں کو یکسر نابود کر دینے پر ہندو جاتی کو ابھارتا ہے۔اول تو ہندوؤں کی مجلسی اور دھارمک تقریبوں میں بھی اس گیت کا گایا جانا متحدہ قومیت کے تصور کی واضح نفی کی مثال ہے۔اور مسلمانوں کے خلاف خون آشام تعصب کی غلیظ اور خوفناک مثال ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چہ جائیکہ اسے سیاسی جلسوں میں بھی گایا جائے اور ساتھ ہی ہندو مسلم بھائی بھائی کا پروپیگنڈہ بھی کیا جائے۔ حد تو یہ ہے کہ کانگریس وزارتوں نے اپنی صوبائی اسمبلیوں میں بھی اسے دعائے آغاز کے طور پر گوانا شروع کر دیا۔ مسلمانوں کے نہایت شدید احتجاج کے بعد کہیں جا کر صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس اس دعائے افتتاح سے نجات پا سکے۔

نقد و نظر

مشرکانہ عقائد پر مبنی ترانہ

مصنف اس ترانے میں اپنی دھرتی ماتا کو پکار کر کہتا ہے۔ اے ماں میں تیرے سامنے جھکتا ہوں۔ تیری بندگی بجالاتا ہوں۔ ایک مصرعے میں مصنف کہتا ہے ''اے ماں میں تیرے قدموں کو چومتا ہوں''۔

اسی طرح اگر ناول کا جائزہ لیا جائے تو ہیرو اپنے دوست کو ''آنند مٹھ'' مندر میں لے جا کر وشنو اور اس کے ارد گرد دیویوں کی مورتیاں دکھاتا ہے۔ اور سب کی حالت کو بھارت ماتا یعنی دھرتی ماتا کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ ساتھ ہی بندے ماترم کا نعرہ لگاتا ہے۔ گویا پورے وطن کو ایک بت مان کر اسے پوجنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ے

ایک مسلمان ان تمام عقائد کو نہ تو مان سکتا ہے اور نہ ہی ہندوؤں کی طرح دیوی دیوتاؤں کو پوج سکتا ہے لیکن یہ ناول اور اس میں موجود گیت بندے ماترم سراسر مسلمانوں کو بت پرستی پر مجبور کرتا ہے۔ اسلام کی بنیاد اسی طرح کے بت پرستانہ ملحدانہ عقائد کو توڑ کر عقیدہ توحید پر رکھی گئی تھی۔ مسلمان ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

اسلام بت پرستانہ عقائد اور اللہ کے علاوہ کسی بھی انسان، بت اور مظاہر فطرت کی عبادت کی شدید مذمت کرتا ہے۔ اور شرک کو کبیرہ گناہ قرار دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

قل هو الله احد. الله الصمد ولم یلد ولم یولد. ولم یکن له کفوا احد. ۸؎

اسلام میں مجسمہ سازی اور بت پرستی سے منع فرمایا گیا ہے۔ جب کہ اس کے برعکس ہندو کسی بھی چیز کی عبادت کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے ہاں بے شمار دیوی دیوتا، مظاہر فطرت، پتھر، جانور یہاں تک کے انسان بھی پوجے جاتے ہیں۔ لیکن مسلمان ایسا نہیں کرتے۔ مسلمان کائنات اور اس میں موجود اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق کو قدرت کا حسین شاہکار سمجھ کر سراہتا ضرور ہے لیکن اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا۔ ۹؎

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن مجید میں شرک کا ذکر یوں ہوتا ہے۔

قل اتعبدون من دون اللہ مالا یملک لکم ضراً و لا نفعًا. ۱۰؎

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اس پوری کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ ہندوؤں کی دھرتی ماتا۔ یہ زمین وآسمان سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

بدیع السموات والارض. ۱۱؎

اللہ خالق کل شيءٍ. ۱۲؎

اس ترانے کے ایک بند کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

''مصنف دھرتی ماتا کے سمبل کے طور پر درگا دیوی کو پکار کر کہتا ہے کہ تمہی عبادت ہو۔ تمہی عقل مندی ہو، تمہی قانون ساز ہو، تمہاری صورت کا ہر نقش ہمارے لئے مقدس ہے۔ تمہارے بازؤں میں طاقت ہے۔''

ایک اور مصرعہ ہے:

''اے آسانیاں دینے والی ماں''

یہ تمام مصرعہ شرکیہ عقائد پر مبنی ہیں۔ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اس کائنات پر قادر مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ان اللہ علی کل شئٍی قدیر. ۱۳؎

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں موجود ہر چیز کو اپنا تابع بنایا ہے۔ اور اس کائنات میں موجود ہر ذرہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے اور اس کے ہی حکم کا پابند ہے۔ نہ کہ کسی دیوی دیوتا کا۔ اس کائنات کا سارا نظام، رات دن، زمین آسمان اور تمام مخلوقات پر قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے۔

خلق السموٰت والارض بالحق وتعلیٰ عما یشرکون. ۱۴؎

ایک اور جگہ مشرکین کے شرک کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیاوھم یخلقون. ۱۵؎

جبکہ اس ترانے میں واضح الفاظ میں وشنو، درگاہ دیوی اور دھرتی ماتا کو آقا اور خدائی کا درجہ دے کر پوجا جا رہا ہے اور اس کی بندگی کی جا رہی ہے۔

اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا تو اس میں ایک قرارداد کے ذریعے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بندے ماترم کو مسلط کرنے کی شدید مذمت کی گئی۔اس اجلاس میں قائداعظم نے اپنی تقریر میں بندے ماترم کو اسلام دشمن اور مشرکانہ گیت قرار دیا۔اور ظاہر ہے اس طرح کے واضح الفاظ وہی شخص استعمال کرسکتا ہے جو اس کی روح سے بخوبی واقف ہو۔۱۶

غرضیکہ یہ ترانہ بت پرستی کا اظہار ہے اور وہ مسلمانوں کے سامنے یہ گا کر اور انہیں یہ گانے پر مجبور کر کے ان کے مذہبی عقائد کو مجروح کیا جاتا تھا۔اور آج بھی کیا جا رہا ہے۔اور ہندوستان میں موجود لاکھوں مسلمانوں کو جسمانی اور نفسیاتی طور پر تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

مسلمانوں کے خلاف نفرت وتعصب کا اظہار

یہ ترانہ جس ناول سے لیا گیا ہے۔وہ ناول سراسر مسلمانوں سے نفرت،تعصب اور مسلم کش فسادات کی عکاسی کرتا ہے۔اس ناول میں ہیرو مسلمانوں کو اپنے وطن سے نکالنے کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔اور اس کا دوست پوچھتا ہے کہ کیسے نکال پاؤ گے تم مسلمانوں کو؟اس پر وہ بندے ماترم ترانے کے چند مصرعے گاتا ہے۔جن کا ترجمہ یہ ہے۔

> ''جب سات کروڑ گلے دھاڑیں گے اور سات کروڑ سے دگنے ہاتھ تیز دھار تلوار کی طرح لہرائیں گے تو تمہارا کیا خیال ہے ماتا (وطن) پھر بھی کمزور رہے گا۔''

ترانے کے یہ مصرعے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوؤں نے یہ گیت حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر نہیں بنایا۔بلکہ مسلمانوں سے ان کی عرصہ دراز تک ہندوستان پر کی گئی حکومت کا بدلہ لینے اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔

بندے ماترم پر قائداعظم نے بارہا اپنے جلسوں اور سیاسی پلیٹ فارمز پر اعتراضات کو واضح کیا۔ قائداعظم نے کانگریس پارٹی کے ایک جلسے میں بندے ماترم پر اعتراض کیا تو اس کے جواب میں پنڈت نہرو نے بڑا مصالحت پسندانہ جواب دیا کہ ''قومی ترانے عوام کے جذبات سے پھوٹتے ہیں۔وہ فرمائش پر تیار نہیں کئے جاتے۔''۱۷

آنند مٹھ ناول کے حصہ دوم میں مسلمانوں کے خلاف مسلح بغاوت کرنے کی خاطر رنگروٹ بھرتی کرنے کا منظر دکھایا گیا ہے۔اور ہر رنگروٹ کو وشنو کی مورتی کے سامنے لے جا کر حلف اٹھوایا جاتا ہے کہ وہ تب تک سانس نہیں لے گا جب تک وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے ختم نہیں کرے گا۔اور مسلمان کو ہندوستان سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ختم کرنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو اسے قتل کر دیا جائے، ملک سے باہر نکال دیا جائے یا ہندو بنا لیا جائے کیونکہ ہندوستان ہندو کا ہے۔ یہ عہد لینے کے بعد یہ رنگروٹ مسلمانوں کے گھروں پر چڑھ دوڑتے۔ انہیں قتل کرتے اور ان کے گھروں کو نذر آتش کرتے۔ اور بعد ازاں قیدی بنا کر مسلمانوں کو وشنو کے مندر لے جا کر ان سے وشنو اور دوسری دیویوں کی مورتیوں کے پاؤں چھونے پر مجبور کرتے۔

مندرجہ بالا عبارت ہندو ذہنیت کو برملا واضح کرتی ہے کہ یہ ناول اور اس میں موجود ترانہ مسلمانوں کو دو ہی صورتیں فراہم کرتا ہے کہ یا تو وہ اپنے دین کو چھوڑ کر ہندوؤں کے ساتھ مل کر ان کے عقائد کو بجا لائیں یا پھر ایسا نہ کرنے کی صورت میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ۱۹۳۷ء میں جب کانگریسی وزارتوں کے بعد کانگریس نے بندے ماترم کو قومی ترانہ قرار دیتے ہوئے سکولوں، کالجوں اور مجالس قانون ساز کے آغاز پر پڑھنے کا حکم جاری کیا تو دونوں قوموں کے درمیان شدید کشمکش کا آغاز ہوا۔ ہندو لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ ترانہ گزشتہ ۳۰ سال سے ہماری قومی جدوجہد سے وابستہ چلا آ رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہماری بہت سی یادیں اور قربانیاں وابستہ ہو گئی ہیں اور اس ترانے میں ہندوستان کی مدح کی گئی ہے۔ ۱۸

محمد فہیم شاکر ایک آرٹیکل میں پنڈت جواہر لال کی اس دلیل پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> پنڈت جی کا اشارہ تقسیم بنگال کی طرف ہے۔ کیونکہ ۱۹۳۷ء میں ۳۰ سال حذف کریں تو یہ وہ ہی وقت بنتا ہے اور تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ پورے ہندوستان کے ہندو بنگال کی تقسیم کے خلاف اگرچہ سراپا احتجاج تھے۔ لیکن ان کے مقاصد وعزائم اپنے ذاتی تھی۔ وہ مسلمانوں کی الگ ملکیت ہندوستان کی سرزمین کے ایک ٹکڑے پر بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ حالانکہ یہ تقسیم برطانوی حکومت نے اپنے مقاصد اور مفاد کے اعتبار سے کی تھی۔ ۱۹

یہی وجہ ہے کہ جب مسلمانوں کا احتجاج بڑھا۔ تو کانگریس نے یہ قرارداد منظور کی کہ بندے ماترم کے پہلے دو بند ہر طرح کے عوامی اجتماع میں پڑھے جائیں گے۔ گویا یہ بات ہندو لیڈرز کی طرف سے ثابت کر دی گئی کہ یہ ترانہ متنازعہ مواد پر مشتمل ہے۔ یہ قرارداد اس شرط پر منظور کی گئی کہ مسلمان بھی ضرور اسے گائیں گے کیونکہ کسی کی سرزمین کے آگے جھکنے میں کوئی قباحت نہیں۔

یہ ترانہ اگرچہ سراسر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرتا ہے۔ اور مسلمانوں سے ہندوؤں کی نفرت کی عکاسی کرتا ہے لیکن اس نے تحریک پاکستان میں بڑا اہم رول ادا کیا۔ مسلمانوں کو جو تھوڑا سا گمان تھا کہ شائد ہندو ہندوستان میں انہیں ان کے حقوق وثقافت اور مذہبی آزادی کے ساتھ رہنے دیں، وہ جاتا رہا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مسلمانوں پر یہ واضح ہوگیا کہ ہندو کبھی اپنے علاوہ کسی کا ہمدرد نہیں ہوسکتا۔ اس لئے مسلمانوں کو اپنی بقا اور اپنے مذہب کی حفاظت الگ وطن کے حصول کے ذریعے کرنی ہوگی۔

پروفیسر محمد منور ''دیوار برہمن'' میں ہندوؤں کی کم ظرفی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> ہندوؤں کے تھڑدلے پن کا یہ مظہر باعث بنا مسلمانوں کو جھنجھوڑنے کا، قائداعظم نے ۱۹۳۷ء، ۱۹۳۸ء، ۱۹۳۹ء کے اجلاسوں میں ہندو کانگریس کی حکومتوں کے مسلم دشمن رویے کو بار بار ہدف تنقید بنایا اور بار بار کہا کہ ہندوؤ! تم نے صبر اور حوصلے سے کام نہ لیا۔ شاید ہم دھوکے میں رہتے، تم نے کم ظرفی کے باعث ہم پر قبل از وقت واضح کر دیا کہ اگر تمہیں ہم پر اقتدار ملا تم کیا کچھ کر گزرو گے، صوبائی حکومتوں میں ذرا سی آزادی ملی اور تم نے ہم پر کیا کیا آفت ڈھا دی۔[۲۰]

حاصل کلام

اس ساری بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہندوؤں کا ترانہ بندے ماترم اپنے پس منظر اور اپنے الفاظ کے اعتبار سے قابل مذمت تھا اور آج بھی ہے۔ اس میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کے خلاف ہندوؤں کو مزید بھڑکا کر مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے کی ترغیب دی گئی۔

اگرچہ یہ گانا ہندوؤں کے عقیدے سے متعلق ہے۔ انہوں نے اپنی دیوی اور دھرتی ماتا کے حضور عقیدت واحترام پر مبنی بھجن گایا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ انہوں نے مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ جو کہ صریحاً غلط اور شدید مذمت کا متقاضی ہے۔

اقوام عالم میں جہاں دہشت گردی کو روکنے کے لئے بارہا مکالمات ہو رہے ہیں، ہر طرح کے متنازعہ مواد (جو دو مختلف عقائد پر یقین رکھنے والے لوگوں کے درمیان فسادات کا باعث ہو) پابندیاں لگائی جا رہی ہیں وہاں یہ مسئلہ بھی قابل غور اور قابل حل ہے کہ بندے ماترم ہندوؤں کا ترانہ ہے۔ اسے ہندو اپنے تک ہی محدود رکھیں نہ کہ ہندوستان میں موجود آج بھی لاکھوں مسلمانوں کو گانے پر مجبور کر کے ان کے عقائد اور مذہبی جذبات کو مجروح کریں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱۔محمد منور، پروفیسر، دیوار برہمن، رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور، ۱۹۹۲ء، ص ۳۷۵

۲۔www.hindujagnuti.org/activities/campaigns/national/vandemataram.

۳۔محمد منور، پروفیسر، دیوار برہمن، ص: ۳۸۰-۳۸۴

۴۔ایضاً، ص ۳۷۸

۵۔www.hindujagruti.org/news8168.html

۶۔محمد منور، پروفیسر، دیوار برہمن، ص ۳۷۷، ۳۷۸

۷۔ایضاً، ص ۳۸۱

۸۔الاخلاص، ۱-۴

۹۔Faizurrehman,why Muslims reject vande Mataram?, Sujaiblog.blogsport.com, Tuesday, September, 12, 2006

۱۰۔المائدہ، ۷:۷۶

۱۱۔الانعام، ۶:۱۰۱

۱۲۔الرعد، ۱۳

۱۳۔البقرہ، ۲:۲۰

۱۴۔النحل، ۳

۱۵۔النحل، ۲۰

۱۶۔صفدر محمود، ڈاکٹر، اقبالؒ قائداعظم، بندے ماترم اور مخالفین پاکستان، deenislam.com/ur/verti/Pakistan/iqbal/article.php?CID=462

۱۷۔محمد منور، پروفیسر، دیوار برہمن، ص ۳۸۶

۱۸۔بٹالوی، عاشق حسین، ہماری قومی جدوجہد ۱۹۳۸ء، لاہور، ۱۹۶۶ء، ص ۲۵۰-۲۵۱

۱۹۔شاکر، محمد فہیم، بندے ماترم ایک قومی ترانہ نہیں ہے۔ www.geourdu.com/columns-and-articles/servant-mataram-land-sky-movement/

۲۰۔محمد منور، پروفیسر، دیوار برہمن، ص: ۴۳

****

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.